Buray Khatmay kay Asbab

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بُرے خاتمے کے اسباب

آپ کو شیطٰن غالِباً یہ بیان نہیں پڑھنے دے گا۔ شیطٰن کے خطرناک حملوں کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے اوّل تا آخِر اِس رسالے کو پڑھنا بہت ہی مفید ہے۔

دُرودِ پاک نہ پڑھنے کا وَبال

"سبعِ سَنابِل" میں ہے، حضرت سیِّدُنا ابراھیم نَخعی رحمۃ اللہ علیہ کا اُستاذ جو بہت بڑا عالِم تھا اس کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں سر پر مَجُوسیوں کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا، جب کبھی محمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آتا میں دُرود شریف نہ پڑھتا تھا اِس گناہ کی نُحوست کے سبب مجھ سے معرفت اور ایمان سلب کر لیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب۔ (یعنی حبیب پر دُرود پڑھو!)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

؎ ۲۳ ربیع الغوث ۱۴۱۹ھ کو شارجہ تا فیضانِ مدینہ کراچی یہ بیان ریلے ہوا تھا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریری طور پر حاضرِ خدمت ہے۔ ۔احمد رضا ابنِ عطّار

دُرُود پاک کے اَحکام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی نُحُوست کس قَدَر بھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وقت ایمان برباد ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ یاد رکھئے! زندگی میں ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے۔ اور جلسۂ ذِکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجِب خواہ نامِ اقدس خود لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سَو بار ذِکر آئے ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سنا مگر دُرُود شریف اُس وقت نہ پڑھا تو اس کے بدلے کسی دوسرے وقت میں پڑھ لے۔ نامِ اقدس لکھے تو دُرُود شریف ضَرور لکھے کہ بعض عُلَماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجِب ہے۔ اکثر لوگ آجکل دُرود شریف کے بدلے صلعم بلکہ ؐ لکھتے ہیں یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یوں ہی رضی اللہ عنہ کی جگہ رضؓ اور رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رحؒ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہئے۔[1] اللہ عزوجل کا اسم گرامی لکھ کر اس پر ج نہ لکھا کریں عزوجل یا جَلَّ جَلالُہٗ پورا لکھیں۔

رعایت سے فائدہ اٹھاؤ!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی جو آپ نے حِکایت سنی اس میں نامِ اقدس پر دُرُود شریف نہ پڑھنے والے بدنصیب عالم کے کفر پر خاتمہ کا بیان ہے لہٰذا ہمیں اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ڈر جانا چاہئے اور دُرُود شریف پڑھنے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ آج سے پہلے ہو سکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اقدس سن کر یا بول کر دُرُود شریف نہ پڑھا ہو۔ چونکہ یہ رعایت

[1] بہار شریعت حصہ سوم۔ ۔احمد رضا ابن عطار

موجود ہے کہ اگر اس وقت نہ پڑھے تو بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ لٰہٰذا روزانہ یا وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ درود پاک ہمیں پڑھنا ہی چاہئے۔

چار گناہ

"شرحُ الصُّدور" میں ہے، عُلَماء فرماتے ہیں، برے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔ (۱) نماز میں سستی (۲) شراب نوشی (۳) والِدین کی نافرمانی (٤) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔

جو اسلامی بھائی نماز نہیں پڑھتے یا قضا کر کے پڑھتے ہیں۔ فجر کیلئے نہیں اُٹھتے۔ یا بِلا شرعی مجبوری کے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ کہیں نماز میں سستی برے خاتمے کا سبب نہ بن جائے۔ اسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زبان یا ہاتھ وغیرہ سے ایذا دینے والا سچی توبہ کرلے۔

تین عُیُوب

"مِنھاجُ العابِدین" میں ہے، حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رضی اللہ عنہ اپنے ایک شاگرد کی نَزْع کے وقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس نے کہا کہ سورۂ یاسین پڑھنا بند کردو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے کَلِمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ تو بولا، میں ہرگز یہ کَلِمہ نہیں پڑھوں گا میں اس سے بیزار ہوں۔ بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رضی اللہ عنہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت

صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ نے اُس سے استفسار فرمایا، کس سبب سے اللہ عزوجل نے تیری معرفت سَلب فرمالی؟ اُس نے جواب دیا، تین عُیُوب کے سبب سے۔ (۱) چغلی (۲) حسد (۳) ایک بیماری سے شفاپانے کی غرض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔

حَسَد اور چُغلی کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عزوجل سے لرزاٹھئے! اور گھبرا کر اپنے معبودِ برحق عزوجل کو راضی کرلیجئے۔ آہ! چغلی اور حسد اور شراب نوشی کے سبب ولئ کامِل کا شاگرد بُری موت مر کر جہنّم میں جا پہنچا۔ آج بد قسمتی سے چغلی اِس قدر عام ہے کہ لوگوں کو شاید پتا تک نہیں چلتا کہ میں چُغلخوری کر رہا ہوں۔ "چغلی" کیا ہے اِس کو اِس طرح سمجھئے کہ آپ کے سامنے زَید نے بکر کی مذمّت کی مَثَلاً کہا، "بکر میں اکڑفُوں کی عادت ہے۔" آپ نے اگر بکر کو زید کے حوالے سے یہ بات پہنچادی تو آپ "چُغلخور" ہوگئے! افسوس! چغلی کا مرض بالکل عام ہے اس سبب سے کئی گھر اُجڑ جاتے ہیں بلکہ سارا ہی معاشرہ اس کے باعِث تباہی کے عمیق گڑھے میں تیزی سے گرتا جارہا ہے۔ "**روحُ البیان**" میں ہے، بروزِ قیامت چُغلخور بندر کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے، چُغلخور جنّت میں نہیں جائے گا۔ لہٰذا ہمیں چغلی سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی

چاہئے۔ نیز حسد کا مرض بھی بہت زیادہ پھیل چکا ہے۔ کسی مسلمان کی نعمت کو دیکھ کر اُس نعمت کے زوال کی تمنا کرنا حسد کہلاتا ہے۔ مَثَلاً کسی کا کاروبار اچھا چلتا ہو اس پر آپ نے تمنا کی کہ اس کا کاروبار کم ہو جائے تو اچھا۔ آپ کا یہ تمنا کرنا حسد ہے۔ اور یہ بالکل عام ہے۔ بلکہ آج کل دوسرے کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلئے بڑی جدوجُہد کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کی جاتی ہیں اور اس دکاندار پر طرح طرح کے الزامات ڈالے جاتے ہیں۔ اور یوں حسد کے سبب جھوٹ غیبت آبروریزی اور نہ جانے کیا کیا گناہ کیئے جاتے ہیں۔ آہ! اب مسلمانوں میں بھائی چارہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے مسلمان کتنے بھلے انسان ہوتے تھے اس کو اس حکایت سے سمجھئے :-

قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ

میرے پیرو مرشد حضور سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ تُرکوں کے "دورِ خدمت" سے ہی مدینۂ منوّرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ اور تقریباً ستتّر برس وہاں قیام رہا اور اب جنّتُ البقیع میں آپ کا مزار فائض الانوار ہے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا، حضور! پہلے کے (غالباً تُرکوں کے دَور کے) اہلِ مدینہ کو آپ نے کیسا پایا؟ فرمایا، ایک مالدار حاجی صاحب غُرَباء میں کپڑا تقسیم کرنے کی غرض سے خریداری کیلئے ایک کپڑے کی دکان پر پہنچے اور مطلوبہ کپڑا کافی تعداد میں طلب کیا۔ دکاندار نے کہا، میں آپ کا مطلوبہ آرڈر پورا تو کر سکتا ہوں مگر میری درخواست ہے کہ آپ سامنے والی دکان سے خرید فرمالیجئے کیونکہ الحمد للہ عزوجل آج

میری اچھی بِکری ہو گئی ہے اس بے چارے پڑوسی دکان دار کا آج دھندا کچھ کم ہوا ہے۔ حضرتِ قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، پہلے کے اہلِ مدینہ ایسے تھے اور اب جس طرح کا حال ہے وہ آپ خود ہی مُلاحظہ فرما رہے ہیں۔

٢ دُو بھائیوں کا بُرا خاتمہ

حضرتِ عبد اللہ بن احمد مُؤذِن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعاء کی تکرار کر رہا ہے، "یا اللہ عزوجل مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا۔" میں نے اُس سے پوچھا، اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا، میرے دُو ٢ بھائی تھے۔ میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بِلا مُعاوضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے قرآنِ پاک مانگا۔ ہم نے اُسے دیا تاکہ اس سے بَرکتیں حاصل کرے مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا، "تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں" چُنانچہ وہ کُفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس ٣٠ برس تک مسجد میں فی سبیلِ اللہ عزوجل اذان دی۔ مگر وہ بھی آخری وقت نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بِالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن احمد مؤذِّن رحمۃ اللہ علیہ نے

اُس سے اِستِفسار فرمایا، کہ تمھارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ بُرا ہوا؟ اُس نے بتایا، "وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمردوں (یعنی بے رِیش لڑکوں) سے دوستیاں کرتے تھے"۔

غَضَب ہوگیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہوگیا! کیا اب بھی غیر عورتوں سے بے پردگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آؤ گے؟ کیا اب بھی اپنی بھابھی، سالی، چچی، تائی، مُمانی سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچاؤ گے؟ یاد رکھئے! یہ سب غیر عورتیں ہی ہیں۔ اسی طرح چچازاد، تایازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا بھی آپس میں پردہ ہے۔ پیر اور مریدنی کا بھی پردہ ہے۔ مریدنی اپنے پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی اور خبردار! اَمرد تو آگ ہے آگ! اَمرد کا قُرب، اُس کی دوستی جہنّم میں جھونک سکتی ہے۔ اَمرد سے دُور رہنے ہی میں عافِیت ہے۔ اگرچہ اُس بے چارے کا کوئی قصور نہیں۔ اَمرد ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی نہ کریں۔ مگر ان سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز اَمرد کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے نہ بٹھائیں نہ خود اُس کے پیچھے بیٹھیں کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی تپش ہر صورت میں پہنچے گی۔ شہوت نہ ہو جب بھی اَمرد سے گلے ملنا ناجائز ہے، اَمرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔ اَمرد کو بوسہ لینے والے کیلئے پانچ سو سال تک جہنم کا عذاب ہے۔ بہر حال ایسی عورت جس سے شادی جائز ہے اُس سے اور اَمرد سے اپنی آنکھوں اور اپنے

وُجود کو دور رکھنا ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے دونوں بھائیوں کے نصرانی ہو کر مرنے کا واقِعہ سنا جو بظاہر نیک تھے۔

فرض حج

"تِرمِذی شریف" کی حدیث ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جسے حج کرنے سے نہ ظاہِری حاجت مانِع ہوئی نہ بادشاہ ظالِم نہ کوئی ایسا مَرَض جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

معلوم ہوا کہ حج فرض ہونے کے باوُجود جس نے کوتاہی کی اور بغیر حج ادا کیے مر گیا تو اس کا بُرا خاتِمہ ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

بُرے خاتِمے کا ایک سبب

بہارِ شریعت حصّہ سوم میں فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے لکھا ہے، "جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعاذَ اللہ عزوجل خاتِمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔"

جب اذان شروع ہو تو باتیں موقُوف کر کے اس کا جواب دینا چاہیے۔ ہاں اگر مسجِد کی طرف جا رہا ہے یا وُضو کر رہا ہے تو چلتے چلتے اور وُضو کرتے کرتے جواب دے سکتا ہے۔ جب پے در پے اذانوں کی آوازیں آ رہی ہوں تو پہلی اذان کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر سب اذانوں کا جواب دے تو بہتر ہے۔ اذان و جوابِ اذان کے تفصیلی اَحکام کی

معلومات کیلئے میرا صِرف ١٦ صفحات کا رِسالہ ”**روزانہ تین کروڑ چوبیس لاکھ نیکیاں کمائیں**[1]“ مُلاحظہ فرمائیں۔

آگ لپکتی ہے

حضرتِ سیّدُنا مالِک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک مریض کے سِرہانے تشریف لائے جو قریبُ المرگ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار اُسے کَلِمہ تلقین فرمایا، لیکن وہ ”دس گیارہ، دس گیارہ“ کی آواز لگاتا رہا۔ جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا، میرے سامنے آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، دنیا میں تم کیا کام کرتے تھے؟ اُس نے کہا، میں کم تولا کرتا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

آگ کے دو پہاڑ

آہ! ناپ تول میں کمی کرنے والے تیری بربادی! چند سِکّوں کی خاطِر اپنے آپ کو جہنّم کے شعلوں کی نَذر کرنے کی جسارت کرنے والو! سنو! سنو! **تفسیرِ حسینی** میں رِوایت ہے، جو شخص ناپ تول میں خِیانت کرتا ہے۔ قِیامت کے روز اسے جہنّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور دو پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا، ”اِن پہاڑوں کو ناپو اور تولو!“ جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جَلادیگی۔

---

[1] ”روزانہ تین کروڑ چوبیس لاکھ نیکیاں کمائیں“ اور امیرِ اہلسنت کے دیگر رسائل نیز سنّتوں بھرے بیانات مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران سبزی منڈی کراچی سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ -احمد رضا ابن عطار

ایک شیخ کا بُرا خاتمہ

"سَبع سَنابِل" میں ہے، حضرتِ سیدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سیدُنا شیبان راعی رحمۃ اللہ علیہ دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سیدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ساری رات روتے رہے۔ سیدنا شیبان راعی رحمۃ اللہ علیہ نے سببِ گریہ دریافت کیا تو فرمایا، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ سے چالیس سال علم حاصل کیا۔ اُس نے ساٹھ سال تک مسجدُ الحرام میں عبادت کی مگر اُسکا خاتمہ کفر پر ہوا۔ سیدُنا شیبان راعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، اے سفیان! وہ اس کے گناہوں کی شامت تھی آپ اللہ عزوجل کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے :- کاش میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا!

فرشتوں کا سابِقہ استاذ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل بے نیاز ہے۔ کسی کو اپنے علم یا عبادت پر ناز کرنا مناسب نہیں۔ شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی، اپنی ریاضت اور علمیت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فِرِشتوں کا استاذ بن گیا تھا لیکن اس بد بخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہو گیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے۔ زندگی بھر تو وسوسے ڈالتا ہی رہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صَرف کر دیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا خاتمہ ایمان پر نہ ہونے پائے چنانچہ :-

شیطان والدین کے روپ میں

"قُرطُبی" وغیرہ میں ہے، حضرتِ امام شَعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جب انسان نَزع کے عالَم میں ہوتا ہے دو شیطٰن اُس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطٰن اُس کے والِد کا رُوپ دھار کر کہتا ہے، بیٹا! دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تُو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین مذہب ہے۔ بائیں جانب والا شیطٰن مرنے والے کی ماں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے، میرے لال! میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، یہودی مذہب اختیار کر کے مرنا کہ یہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

موت کی تکالیف کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بے حد تشویشناک معاملہ ہے۔ بندہ جب بخار یا دردِ سر وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ پھر نَزع کی تکالیف تو بہت ہی زیادہ ہوتی

ہیں۔ "شرحُ الصّدور" میں ہے، اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان و زمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مر جائیں۔ اب ایسی کٹھن حالت میں جب ماں باپ کے روپ میں شیاطین بہکاتے ہوں گے اُس وقت انسان کو اسلام پر ثابِت قدم رہنا کس قدر دُشوار ہو جاتا ہوگا۔ "کیمیائے سعادت" میں ہے، حضرت سیِّدُنا ابُودَرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، خدا عزوجل کی قسم! کوئی شخص اِس بات سے مطمئِن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اُس کا اسلام باقی رہے گا یا نہیں!

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ "اَلدُّرَّۃُ الفاخِرہ فی کَشفِ العُلُوم الآخِرۃ" میں فرماتے ہیں، سکرات کے وقت اسقدر شدید تکلیف ہوتی ہے کہ بڑے بڑے عُقلاء و حُکماء کی عقلیں اُس وقت جواب دے جاتی ہیں۔ ایسے میں شیطان اپنے چیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رشتے داروں کی شکلوں میں لیکر آپہنچتا ہے۔ یہ سب کہتے ہیں، بھائی! ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچھی طرح واقِف ہیں۔ اب تیری باری ہے۔ ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تُو یہودی مذہب اختیار کرلے کہ یہی

خیرُ الادیان یعنی جملہ مذاہب میں سب سے بہتر دین ہے۔ اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے اَحباب کے رُوپ میں شیاطین آکر کہتے ہیں، تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر لے کیونکہ اِسی مذہب نے موسیٰ علیہ السلام کے دین کو منسوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزَّہ واقرباء کی شکل میں جماعتیں آآ کر مختلف باطل فِرقوں کو قبول کرلینے کا مشورہ دیتی ہیں۔ تو جس کی قسمت میں حق سے مُنْحَرِف ہونا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا ہے اور باطل مذہب کو اختیار کر لیتا ہے۔

ہمارا کیا بنے گا!

اللہ عزوجل ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے۔ نَزْع کے وقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! ہم نے بہت گناہ کر رکھے ہیں۔ نیکیاں نام کو نہیں ہیں۔ ہم دُعاء کرتے ہیں، اے اللہ عزوجل نَزْع کے وقت ہمارے پاس شیاطین نہ آئیں بلکہ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کرم فرمادیں۔ آہ! کاش! یہ دُعاء قبول ہو جائے۔

شعر

نَزْع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب عزوجل!

قبر میں گر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یارب عزوجل!

زَبان قابو میں رکھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ہر مسلمان کو لرزاں وترساں رہنا چاہیئے نہ جانے کون سی معصیت (نافرمانی) اللہ عزوجل کے قہر وغضب کو اُبھار دے اور ایمان کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس ہر وقت اپنے رب عزوجل کے آگے عاجزی کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ زَبان کو قابو میں رکھیں کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اوقات منہ سے کلماتِ کُفر نکل جاتے ہیں اور پتا تک نہیں لگتا۔ ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فُکر کرتے رہنا ضروری ہے میرے آقا امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ارشاد ہے، علماءِ فرماتے ہیں، جس کو زندگی میں سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا نَزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ ایمان وعافیت کے ساتھ موت کی دعا مانگنے سے غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔

ایمان پر خاتمہ کا عمل

ہو سکے تو ''**شجرئہ قادِریہ**'' میں دی ہوئی یہ دعاء صبح وشام تین تین بار پڑھ لیا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ۔

ان شاءَ اللہ عزوجل پڑھنے والے کا خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ صبح وشام کی تعریف بھی ذہن نشین فرمالیں۔ غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے۔

آگ کے صَندوق

پیارے اسلامی بھائیو! جس کسی بد نصیب کا کفر پر خاتِمہ ہو گا۔ اُس کی قبر میں ۹۹ خوفناک اژدھے قیامت تک اُس کو نوچتے رہیں گے اسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہونگے۔ قیامت کا پچاس ہزار سالہ دن سخت ترین ہولناکیوں میں بسر ہو گا۔ پھر اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گنہگار مسلمان داخلِ جہنم ہوئے ہونگے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صرف وُہی لوگ رہ جائیں گے جن کا کفر پر خاتمہ ہوا تھا۔ اب ہر ایک کو آگ کے ایک صندوق میں بند کر کے آگ کا قُفل لگادیا جائے گا پھر ہر صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں ڈال کر آگ کا قُفل لگادیا جائے گا اور دونوں صندوقوں کے درمیان آگ دہکادی جائے گی پھر اسی طرح ہر صندوق کو تیسرے صندوق میں بند کیا جائے گا۔ اور موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں جنّت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذَبح کردیا جائے گا۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ ہر جنّتی ھمیشہ ھمیشہ کیلئے جنت میں اور ہر دوزخی ھیشہ ھمیشہ کیلئے دوزخ میں ہی رہے گا۔ اے اللہ! عزوجل ھم تجھ سے ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں موت کا سُوال کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں۔ آپ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے توان شاءاللہ عزوجل ایمان کی حفاظت کاذِہن بنتارہے گا۔ جب ذِہن بنے گا تواحساس پیدا ہوگا۔ رقّت ملے گی۔ دُعاء کیلئے ہاتھ اٹھیں گے پھر ان شاءاللہ عزوجل بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ عرض کریں گے۔

تُونے اسلام دیا تونے جماعت میں لیا
توکریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری

ذرا دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر سُنو! اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ھم گنہگاروں کے ایمان کی سلامتی کی کتنی فکر ہے! چُنانچہ "روحُ البیان" میں ہے ایکبار مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں شیطٰن انسانی رُوپ دھار کر ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے حاضِر ہوا اور عرض کی، میں لوگوں کو نَزْع کے وقت یہ بوتل ایمان کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر اُمّت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم اتنا روئے کہ اہلبیتِ اَطہار بھی رونے لگے۔ اللہ عزوجل نے وَحْی بھیجی، "اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نَزْع اپنے بندوں کو شیطٰن کے مکر سے بچاتا ہوں۔" صدقے یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم

یہ میری سمجھ میں کبھی آہی نہیں سکتا
ایمان مجھے پھیرنے کو تُو نے دِیا ہو (ذوقِ نعت)